© rasailojaraid.com

جتنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔ میں یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ اس معاملہ میں دو رائیں ممکن نہیں ہیں اور اس سے اختلاف صرف وہی شخص کر سکتا ہے جو یا تو اسلام کو نہیں سمجھتا یا پھر کسی تعصب میں مبتلا ہے۔ لیکن یہ رائے رکھنے کے باوجود میں اس کا سخت مخالف ہوں کہ لوگ خواہ مخواہ اپنے آپ کو صحابہ یا دوسرے اشخاص کے درجے متعین کرنے اور ان میں سے کسی کے افضل اور کسی کے مفضول ہونے کا فیصلہ کرنے کا ذمہ دار قرار دے لیں اور ان بحثوں میں اپنا وقت فضول ضائع کریں۔ ان معاملات کا فیصلہ تو خدا خود کرے گا۔ ہمیں جس چیز کی فکر کرنی چاہیے وہ یہ ہے کہ ہم اپنے آپ کو خدا کے ہاں کس درجے کا مستحق بنا رہے ہیں۔

والدین کی مشتبہ جائداد اور کمائی سے استفادہ

سوال:۔ مدت سے جماعت اسلامی میں شامل ہو جانے کے لیے اپنے آپ کو تیار کر رہا ہوں مگر رزق حرام سے اپنے آپ کو بچانے اور حلال و طیب طریقوں سے ضروریات زندگی حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہو رہا ہوں۔

ہمارا آبائی ذریعہ معاش زمینداری ہے اور مجھے معلوم ہے کہ مدتوں سے ہماری زمینیں نہ تو ضابطہ شرعی کے مطابق تقسیم کی جاتی ہیں اور نہ ان میں سے حقداروں کو حقوق ادا کیے جاتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ مجبوراً میں اپنے اخراجات پورے کرنے کے لیے والدین سے مال لیتا ہوں اس کا لینا اور استعمال کرنا جائز ہے یا ناجائز۔ نیز آئندہ جو میراث مجھے ان سے پہنچتی ہو وہ مجھے لینی چاہیے یا نہیں؟

جواب:۔ اگر آپ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکتے ہوں اور اپنی روزی خود کما سکتے ہوں تو ایسا ہی کیجیے ورنہ جب تک آپ مجبور ہیں کراہت کے ساتھ گھر والوں سے خرچ لیتے رہیے۔ زمانہ جاہلیت کی جائدادیں جو غیر اسلامی نظام معاشی میں پیدا ہوئی ہوں، ساری کی ساری اصولاً غلط یا کم از کم مشتبہ ہوتی ہیں، لیکن مسلمانوں کو یہ حکم نہیں دیا گیا ہے کہ جب ایسی جائدادیں انہیں آباؤ اجداد کے ترکے میں ملیں یا کسی اور جائز صورت سے حاصل ہوں تو وہ انہیں تلف کر دیں یا ان سے دست بردار ہو جائیں۔ بلکہ حکم یہ دیا گیا ہے کہ جب یہ تمہارے قبضہ میں آئیں تو اس وقت سے ان کے اندر تم جائز شرعی طریقوں سے تصرف شروع کر دو۔ سابق کے اہل حقوق جن کے حقوق غصب کیے گئے ہوں تو اگر وہ موجود ہوں اور ان کا حصہ بھی متعین طور پر معلوم ہو تو ان کے حق انہیں ادا کر دیے جائیں۔ ورنہ ایسے اموال کو اپنے قبضہ میں رکھتے ہوئے آئندہ جن جن لوگوں کے حق ان اموال میں پیدا ہوں، وہ ادا کیے جاتے ہیں۔

ملک کے نظم و امن کی پاسداری

سوال:۔ کیا بغیر لائسنس کے یا مقررہ موسموں اور اوقات کے علاوہ شکار کرنے اور اسی طرح بغیر لیمپ کے راتوں کو موٹر یا بائیسکل چلانا جو موجودہ قانون کے خلاف ہے، درست ہوگا؟

جواب:۔ موجودہ حکومت نے انتظام ملکی کو برقرار رکھنے کے لیے جو ضابطے بنائے ہیں اور جو بہر حال ایک منظم سوسائٹی کو بحال رکھنے کے لیے ضروری ہیں انہیں خواہ مخواہ توڑنا نہیں چاہیے۔ ویسے بھی قانون شکنی ہم صرف اس وقت کر سکتے ہیں جب کہ ہم ایسی پوزیشن میں ہوں کہ موجودہ نظم (آرڈر) کو توڑ کر جلدی سے کوئی دوسرا نظم قائم کر سکیں۔ ورنہ قانون شکنی کرنے کے معنی بدنظمی ( ) پیدا کرنے کے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے منشا کے خلاف ہے اور جس میں ہمیں اللہ کی تائید حاصل ہونے کی توقع نہیں ہے۔

سود اور دارالحرب کی بحث

سوال:۔ ترجمان القرآن جلد ۴۲، عدد ۵، صفحہ ۲۹ پر تفہیم القرآن کے سلسلہ میں حرمت سود کی آیت کے ایک ٹکڑے "فلہ ما سلف" پر

© rasailojaraid.com